Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایڈیٹر:- شیخ خورشید احمدؐ | تشحیذ الاذہان | نائب ایڈیٹر ارشاد بشیر
نمبر ۲۳-۲۴ | یکم و ۱۵ر مئی ۱۹۵۸ء | جلد اوّل

1998
1908
90

آؤ! ہم یہ عہد کریں!

آج سے پچاس برس پہلے کا ذکر ہے کہ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ کے بانی اور ہمارے آقا سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کی دی ہوئی خبر کے مطابق لاہور میں انتقال فرما گئے ——————

وہ بہت ہی نازک وقت تھا جماعت بڑی کمزوری کی حالت میں تھی۔ اور ساری دنیا اس کی دشمن تھی۔ لوگ سمجھتے تھے کہ بس اب یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ غیر تو غیر بعض احمدی بھی بہت گھبرا گئے اور خیال کرنے لگے کہ اب اس جماعت کا قائم رہنا بہت مشکل ہے۔

لیکن جب اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو قائم کیا تھا تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اس کی مدد نہ کرتا —————— سو اس نے اس نازک وقت میں جماعت کی مدد کی اور جماعت کو قائم رکھنے اور اسے ترقی دینے کے لئے خلافت کا بابرکت نظام قائم کر دیا —————— مورخہ ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مولٰنا نورالدین رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور اس طرح جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی۔ مخالفین کی امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے خلافت کے خدائی نظام میں جو برکتیں رکھی ہیں وہ جماعت کو حاصل ہو گئیں اور وہ ترقی کرنے لگی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بچو! اس ماہ ۲۷ تاریخ کو جو یوم خلافت منایا جا رہا ہے وہ اسی دن کی یاد میں منایا جائے گا اور اس کی غرض یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اچھی طرح سمجھ لے کہ اس کی دینی اور دنیوی ترقی خلافت اور صرف خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ جبتک ہم دل و جان سے خلیفۂ وقت کی اطاعت کریں گے ہم پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ رہے گا۔ اور وہ ہر آن ہماری مدد کرے گا۔

یوم خلافت پر ایک اور واقع کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے وہ یہ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے۔ تو ایک بچہ حضورؑ کے جنازہ کے سرہانے کھڑا ہوا اور اُسنے اسوقت اپنے خدا سے یہ عہد کیا کہ

خواہ ساری دنیا احمدیت کو چھوڑ دے میں احمدیت کو نہیں چھوڑونگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کا جو پیغام لائے تھے میں اسے دنیا بھر میں پھیلا کر ہی چھوڑونگا۔

جانتے ہو وہ بچہ کون تھا جس نے یہ عہد کیا؟ وہ بچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند اور ہمارے موجودہ امام اور خلیفہ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تھے جو اس وقت عمر کے ابتدائی دور میں سے گذر رہے تھے! ——— آج اس عہد پر پچاس برس گذر رہے ہیں۔ یعنی پوری نصف صدی! اس نصف صدی کا ہر دن اس امر کی گواہی دیتا رہا ہے کہ آپ نے جو عہد کیا فی الواقع اسے پورا کر دکھایا۔

آؤ آج ہم بھی یہ عہد کریں کہ

ہم نظامِ خلافت کو قائم رکھنے کے لئے اور اس کی عزت کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہینگے اور خلیفۂ وقت جو بھی حکم دینگے ہم پورے شوق اور پورے عزم کے ساتھ اسکی اطاعت کرینگے خدا تعالےٰ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رسول اللہ ﷺ کی باتیں

ایک اونٹ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت

"عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغیچہ میں داخل ہوئے۔ وہاں آپ نے ایک اونٹ دیکھا جو بلبلایا اور اس کے آنسو نکل آئے آپؐ اس کے پاس گئے اور اس کے کوہان اور کان کے پیچھے ہاتھ پھیرا جس سے وہ خاموش ہوگیا۔ اور ٹھہر گیا پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ کس کا اونٹ ہے؟ اس پر انصار میں سے ایک جوان نے کہا کہ میرا اونٹ ہے یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ تجھے اس جانور کے بارے میں کہ جسے اللہ نے تیرے قبضہ میں دیا ہے خدا کا خوف نہیں آتا؟ دیکھ یہ میرے پاس تیری شکایت کرتا ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور تکلیف سے رکھتا ہے۔"

(ابوداؤد)

مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے کہ اونٹ اپنے مالک کے پاس سخت تکلیف میں تھا اور بھوکا تھا۔ اس نے اپنے دل کی بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دی۔

جانوروں میں بھی اتنی عقل ہوتی ہے کہ کیا کوئی انسان اس سے نیکی کرے گا یا بدی۔ جانور بھی صرف اس شخص سے محبت رکھتے ہیں جو ان کے کھانے اور سونے کا خیال رکھتا ہے۔ جانوروں سے حسنِ سلوک کرنے سے نہ صرف ان کی محبت حاصل کی جا سکتی ہے بلکہ ثواب بھی ملتا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ کبھی کسی جانور کو تکلیف نہ دیں۔

(محمد سلیم محمود ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حدیثِ نبیؐ!

مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ
فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ

(از حافظ محمد سلیم صاحب اٹاوی)

سُناؤں تمہیں اک حدیثِ نبیؐ — اسے یاد رکھو نہ بھولو کبھی
یہ اس پاک انسان کا ارشاد ہے — تمام انبیاء کا جو استاد ہے
رسولوں میں جس کی بڑی شان ہے — ثنا خوان خود جس کا رحمان ہے
یہ فرماتے ہیں احمدِ مجتبیٰ — خدا کے نبی سَرورِ انبیاء
کوئی کھودتا ہے جو اِس واسطے — کہ اس میں کوئی اُسکا بھائی گرے
تو خود پہلے گرتا ہے اسمیں وہی — سزا پاتا ہے اپنے کردار کی
بھلائی اُسی میں ہے اے نیک خُو — نہ ہو اپنے بھائی کا بدخواہ تُو
جہاں تک بنے تجھ سے نیکی کما — ہمیشہ تُو کر دُوسروں کا بھلا

ہر اک شخص کو اپنا بھائی سمجھ
نہ آپس میں ہرگز جُدائی سمجھ

مرسلہ عبدالمالک معین الدین احمد ناصر متعلم جماعت ششم ایمن آباد

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم خدا کے دوست بن جاؤ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے

——— ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر پیش کی جاتی ہے حضورؑ کو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی اور دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اس لئے اس نے آپ کے کلام میں بڑی تاثیر اور برکت رکھی ہے۔ حضور کی تحریر کو پڑھ کر اللہ تعالےٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک خاص روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے تشحیذی بچوں کو چاہیئے کہ حضور کی کسی کتاب کو لے کر تھوڑا بہت روزانہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ اور اسے اپنا معمول بنائیں

(ادارہ)

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ ۔ ۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نیکی کا پھل

(از مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب ربوہ)

پیارے بچو! آج ہم تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سناتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو سنا کر اس کے ذریعہ انہیں نیکی کرنے کا سبق دیا:-

کہتے ہیں کہ کوئی یہودی ایک مسلمان کے ہمسایہ میں رہا کرتا تھا۔ ایک دفعہ بارش اس کثرت سے ہوئی کہ کئی روز تک سورج ہی نہ نکلا۔ ایک دن جب بارش بند ہوئی تو وہ مسلمان اپنے مکان کی چھت پر چڑھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ہمسایہ یہودی بھی اپنے مکان کی چھت پر کھڑا پرندوں کو دانہ ڈال رہا ہے۔ یہودی کی اس سخاوت پر حیران ہو کر اس سے دریافت کیا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ یہودی نے جواب دیا کہ چونکہ مسلسل کئی روز تک بارش ہوتی رہی ہے۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ بے چارے پرندے بھوکے ہوں گے لہٰذا میں ان کی خاطر دانہ بکھیر رہا ہوں تاکہ وہ اس سے اپنی بھوک مٹائیں مسلمان یہودی کی اس ادنیٰ نیکی پر ہنس دیا اور کہا کہ بھلا اس کا تجھے کیا فائدہ۔ مگر نیک دل یہودی خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا۔ خدا نے اپنے فضل سے اس مسلمان کو خانہ کعبہ کا حج کرنے کی توفیق بخشی۔ وہ مسلمان حج کے لئے گیا۔ مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے کعبہ کا طواف کرتے وقت دیکھا کہ اس کا ہمسایہ یہودی بھی اس وقت کعبہ کا طواف

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کر رہا تھا۔ اس مسلمان نے بڑے تعجب سے اُسے پوچھا کہ میرے دوست تُو تو یہودی تھا تو یہاں کیسے آیا اور تجھے کعبہ کا حج کرنے کی توفیق کیسے ملی؟ اس نے جواب دیا کہ بھائی! یہ انہی دانوں کا پھل ہے جو میں اپنی چھت پر بھوکے پرندوں کو ڈالا کرتا تھا۔

پیارے بچو! دیکھو ایک چھوٹی سی نیکی کی بدولت کس طرح ایک یہودی کی بخشش کا سامان خدا تعالےٰ نے کر دیا۔ تمہیں بھی نیکی کا کوئی موقعہ اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں کھونا چاہیئے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا کرتے تھے کہ راستہ میں پڑے ہوئے پتھر یا کانٹے کو ہٹا دینا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ یاد رکھو ہر وہ کام جس سے کسی جاندار کو فائدہ پہنچے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا سب نیکی میں ہی شامل ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں تمام نیک کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ایک سوال

(انوار احمد آف پشاور)

ایک آدمی کسی باغ میں سیب توڑنے گیا۔ دروازے پر پہریدار نے اسے روک لیا۔ اس آدمی نے وعدہ کیا۔ کہ جتنے سیب میں توڑ کر لاؤں گا۔ ان میں سے آدھے تمہیں دے دوں گا۔ تم صرف ایک سیب مجھے واپس لوٹا دینا۔ پہریدار مان گیا۔ اسی طرح وعدے کرتا ہوا وہ باغ کے سات دروازوں کے پہریداروں کے پاس سے گذرا۔ اندر جا کر اس نے سیب توڑے۔ اور وعدے کے مطابق سب پہریداروں کو نصف سیب دے کر ان میں سے ایک سیب واپس لیتا ہوا باغ سے باہر آگیا۔ ارے! اس کے پاس تو اُتنے ہی سیب باقی تھے۔ جتنے اس نے باغ سے توڑے تھے۔ بھلا بوجھئے تو کیسے؟

(جواب صـ۲۷ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہاتھ سے کام کرو اور سوال سے بچو

(مرسلہ مکرم جناب ملک مبارک احمد خانصاحب امین آباد)

دنیا میں بدترین شخص وہ ہے جو باوجود تندرستی اور توانائی کے دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

سوال کرنا اور بھیک مانگنا اسلام میں بہت برا بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھیک مانگنے والوں کو ناپسند فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ "صدقہ اور خیرات کے دراصل وہ فقیر اور محتاج مستحق ہیں۔ جو ہوں تو فقیر۔ لیکن اپنی غریبی اور مفلسی کا ڈھنڈورہ نہ پیٹیں۔ بلکہ انسان اُن کی خودداری کی وجہ سے انہیں غنی ہی سمجھے۔ مگر صورتِ حال سے اُن کی محتاجی محسوس ہو۔ یہی لوگ امداد کے مستحق ہیں جو لگ لپٹ کر لوگوں سے سوال نہیں کرتے۔"

ہمارے سیّد و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے" اوپر والے ہاتھ سے مراد دینے والا۔ اور نیچے والے سے سوال کرنے والا یعنی لینے والا مُراد ہے۔

بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نئے اسلام قبول کرنے والے لوگوں سے بیعت لیتے وقت یہ عہد بھی لیا کرتے تھے کہ ہم کسی سے کچھ نہیں مانگیں گے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سوال کی مذمت فرمایا کرتے تھے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جس کا مجھ پہ اتنا اثر ہے کہ اگر سواری سے میرا کوڑا گر پڑے تو میں سوال کرنا گوارا نہیں کر سکتا خود سواری سے اتر کر اٹھاتا ہوں۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایک شخص رسی لے کر جنگل میں جائے۔ اور وہاں سے لکڑیاں کاٹ کر اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور فروخت کرے تو یہ اس آدمی سے بہت بہتر ہے۔ جو کسی کے پاس مانگنے جائے اور وہ خواہ اسے دے یا نہ دے"۔

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "لوگو! ذلیل سے ذلیل کام دوسروں سے سوال کرنے اور بھیک مانگنے سے بہتر ہے"۔

ہمارے پیارے آقا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمانے کو بہت پسند فرماتے تھے اور اس امر کی اپنے اصحاب کو ہمیشہ تلقین فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا۔ مسلمان پر ہر روز کچھ نہ کچھ صدقہ وخیرات کرنا فرض ہے۔

ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو وہ کہاں سے صدقہ کرے؟ فرمایا۔ اسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائے اور خود بھی فائدہ اٹھائے۔ اور صدقہ وخیرات بھی کرے۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتا ہے وہ بہت اچھا آدمی ہے"۔

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کے ہاتھوں کو دیکھا جو بہت کھردرے اور سیاہ ہو چکے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا "کیا آپ کے ہاتھوں پر کچھ لکھا ہوا ہے"؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، اے رسولِ خدا! میں پتھر پر پھاوڑا چلا کر اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالتا ہوں۔ اس پر حضورؐ نے خوشی اور پیار سے اُن کے ہاتھوں کو چوم لیا۔

پیارے بچو! ہاتھ سے کام کرنے اور سوال سے بچنے کے متعلق اسلام کے ان احکام کو یاد رکھو۔ ان پر خود بھی عمل کرو۔ اور دوسروں کو بھی سناؤ۔ جو تمہارے سمجھانے سے نیک کام کرے گا۔ اس کا تمہیں دہرا ثواب ملے گا۔ ایک نیک بالوں کی تلقین کا۔ دوسرا تمہاری تحریک سے نیک کام کرنے والے کے اعمال کا بھی۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں؟

عبدالسلام طاہر ربوہ

★ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سا پرندہ ہے جس کا پچھلا حرف اڑا دیں تو ایک میٹھی میٹھی سی چیز بن جاتی ہے۔

★ کیا آپ بغیر دیکھے بتلا سکتے ہیں کہ ایک آنے کے کتنے کونے ہوتے ہیں۔

★ کیا آپ ایسے دو ملکوں کے نام بتلا سکتے ہیں جن کے آخر پر "ی" لگا دیں تو دو میٹھی میٹھی سی چیزیں بن جاتی ہیں

(جواب ص۱۷ پر ملاحظہ ہو)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اللہ میاں کا خط میرے نام

ایک چھوٹی بچی کے خیالات

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن رضی اللہ عنہ)

قرآن سب سے اچھا۔ قرآن سب سے پیارا قرآن دل کی قوت۔ قرآن ہے سہارا

اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا اُستانی جی پڑھاؤ۔ جلدی مجھے سپارا

پہلے تو ناظرے سے آنکھیں کروں گی روشن پھر ترجمہ سکھانا جب پڑھ چکوں میں سارا

مطلب نہ آئے جب تک کیونکر عمل ہے ممکن بے ترجمے کے ہرگز۔ اپنا نہیں گزارا

یارب تو رحم کر کے۔ ہم کو سکھا دے قرآں ہر دُکھ کی یہ دوا ہو۔ ہر درد کا ہو چارا

دل میں ہو میرے ایماں سینے میں نورِ فرقاں

بن جاؤں پھر تو سچ مچ۔ میں آسماں کا تارا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے دشمنوں سے سلوک

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور)

بچو! پچھلے مہینے ہم نے تمہیں بتایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دوستوں کے ساتھ کتنی محبت کا سلوک کرتے تھے۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تھی تو حضورؑ ان پر مطلق ناراض نہ ہوتے تھے۔ اور یہ ظاہر کرتے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ آج ہم تمہیں بتائیں گے کہ آپ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک کیسا تھا۔

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کی مخالفت شروع ہو گئی تھی۔ ہندو مخالف تھے۔ کیونکہ آپ ان کے مذہب کے مقابلے میں اسلام کا بول بالا کرنا چاہتے تھے۔ عیسائی مخالف تھے۔ کیونکہ آپ نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ مسیح علیہ السلام جنہیں وہ خدا کا بیٹا مانتے تھے فوت ہو چکے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص فوت ہو چکا ہو۔ وہ خدا کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے۔ دوسرے مذہب والے تو خیر مخالف تھے ہی۔ تمام ہندوستان اور عربی ممالک کے مولوی بھی آپ کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے آپ کے خلاف کفر کے فتوے دینے شروع کر دیئے۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں غالب کرنے کیلئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کھڑے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ چاروں طرف سے آپ کی مخالفت ہو رہی تھی۔ لیکن آپ بڑے اطمینان سے اپنے کام میں مشغول تھے۔

تم جانتے ہو کہ انسان اپنی دشمنی اور مخالفت کو برداشت نہیں کر سکتا اور اگر اس کا دشمن کسی مصیبت اور آفت میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس کی مدد اور ہمدردی کرنے کی بجائے اُلٹا خوش ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بدترین دشمنوں سے بھی کبھی کوئی برا سلوک نہیں کیا اور اگر کبھی ان میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہوا تو ہمیشہ اس کی مدد کی۔

(۱)

آپ کے دو چچا زاد بھائی تھے۔ ایک کا نام مرزا امام الدین تھا۔ اور دوسرے کا نام مرزا نظام الدین۔ یہ دونوں حضور کے شدید دشمن تھے۔ اور آپ کو تکلیف دینے کے لئے چھوٹے سے چھوٹے موقعہ کی تلاش میں رہتے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ دشمنی میں آکر مسجد مبارک کے سامنے دیوار کھینچ دی جس کی وجہ سے راستہ بند ہو گیا اور آپ کو اور آپ کے دوستوں کو سخت تکلیف پہنچی۔ آخر کار عدالت میں دعویٰ کیا گیا جو قریباً دو سال تک چلتا رہا۔ مقدمہ میں آپ کو کامیابی ہوئی اور عدالت نے حکم دیا کہ اس مقدمہ میں حضور کا جو خرچ ہوا ہے وہ مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین ادا کریں۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ ہم غریب آدمی ہیں۔ براہِ مہربانی ہمیں یہ رقم معاف کر دیں اگرچہ انہوں نے حضور کو تکلیف دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

لیکن ان کی درخواست پر حضور نے کمال مہربانی سے وہ رقم معاف کر دی اور اس طرح ثابت کر دیا کہ آپ کتنے بلند اخلاق کے مالک ہیں۔

(۲)

قادیان کے آریہ بھی آپ کے سخت دشمن تھے اور آپ کے خلاف طرح طرح کی شرارتیں اور سازشیں کرتے رہتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہیں آپ سے جب کوئی کام پڑتا تو آپ ہمیشہ ان سے نیک سلوک ہی کرتے تھے۔ جب مسجد اقصیٰ میں منارۃ المسیح کی تعمیر شروع ہوئی تو وہاں کے آریوں نے حکومت کو درخواست دے دی کہ اس منارہ سے ہماری بے پردگی ہوگی اس لئے اس کی تعمیر کو روک دیا جائے۔ بٹالہ سے تحصیل دار تحقیقات کے لئے قادیان آیا۔ اس کے ساتھ قادیان کے آریوں کا سرغنہ بڈھامل نامی ایک شخص بھی تھا۔ جب تحصیل دار حضورؑ علیہ السلام سے ملا اور آریوں کی شکایت کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا۔

"یہ بڈھامل بیٹھا ہے۔ آپ اس سے پوچھیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا موقعہ ملا ہو۔ اور میں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو۔ اور پھر یہ بھی پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقعہ ملا ہو اور اس نے مجھے تکلیف دینے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔"

حضرت اقدسؑ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر بڈھامل کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا اور ایک لفظ منہ سے نہ نکال سکا بلکہ سر نیچے ڈال کر بیٹھا رہا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

(۳)

اسی طرح ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت کسی نے حضورؑ کے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی۔ حضورؑ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آریہ کھڑا ہے۔ جو حضورؑ کا شدید دشمن اور انتہائی بدزبان شخص تھا وہ کہنے لگا:-

"مرزا صاحب! میرا لڑکا خطرناک طور پر بیمار ہے اور مشک کی سخت ضرورت ہے۔ میں اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ کے پاس مشک ہو تو ذرا سا عنایت کر دیں۔ میرے لڑکے کی جان بچ جائے گی۔"

حضورؑ یہ سُن کر اندر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو مشک کا پورا نافہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ جو نہایت ہی قیمتی ہوتا ہے آپ نے یہ نافہ اس آریہ کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہ کیا کہ یہ کس قدر بدزبان شخص ہے اور اس کے ہاتھوں آپ کو کتنی تکلیفیں پہنچ چکی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے یہی اخلاق تھے جنہوں نے بالآخر آپ کے بدترین مخالفوں کو بھی گرویدہ کر لیا۔ اور وہ مخالفت چھوڑ کر آپ کی جماعت میں داخل ہو گئے۔ تم بھی ابھی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور اس طرح لوگوں کے سامنے احمدیت کا صحیح نمونہ پیش کر کے انہیں اپنی طرف مائل کرنے کا باعث بنو۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

(از حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پیارے بچو! یہ تمہارا بچپن کا وقت بڑی نعمت ہے۔ تمہارے اندر امنگ ہے۔ جوش اور ہمت ہے۔ تھکان کو جانتے نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ اگر ہے تو پاس فیل کا فکر ہے۔ وہ بھی اس وقت جب امتحان نزدیک آجائے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ اور نمازوں میں اپنی آئندہ بہتری کے لئے ابھی سے خوب دعائیں کرو۔ اس وقت کی دعائیں انشاء اللہ تعالےٰ تمہارے ساری عمر کام آئینگی۔

پیارے بچو! جب تمہارا امتحان نزدیک آجاتا ہے تو تم کو فکر ہوتا ہے اور محنت کرتے ہو۔ چونکہ امتحان قریب اور وقت تھوڑا ہوتا ہے اس فکر کا پورا پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ کیا اچھا ہو اگر اس مہینہ کے فکر کو بارہ مہینوں پر تقسیم کر لیا کرو۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں امتحان سے ایک ہفتہ پہلے محنت چھوڑ دیا کرتا تھا۔ بات یہی ہوگی۔ کہ ابتدائے سال سے محنت کرنی شروع کر دیتے ہوں گے۔ اور امتحان کے موقعہ پر دماغ کو آرام دے کر عقلی طاقت کو بڑھاتے ہونگے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے۔ کہ

یک من علم را دہ من عقل باید

امتحان کے موقع پر زیادہ محنت کرنے اور پوری نیند نہ لینے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سے طبیعت پریشان اور عقل کند ہو جاتی ہے۔ دل میں گھبراہٹ۔ حافظہ کمزور اور مکدر ہو جاتا ہے۔ پس اے دور اندیش اور سمجھدار بچو! وقت پر محنت کرنے کی بجائے سارا سال محنت کرو۔ امتحان کو سر پر سمجھو۔ کتابیں یاد کر رکھو۔ بروقتِ امتحان ایک معمولی یاد دہانی کے سوا آرام کرو۔ پوری نیند لو۔ دماغ اور صحت کو درست رکھو۔ روزانہ امتحان سے پہلے کھلی فضاء میں ہوا خوری کرو۔ دعائیں کرو۔ اپنی لیاقت اور علم پر بھروسہ نہ کرو۔ اللہ پر توکل کرو۔ اور خدا کے فضل اور رحمت کے ساتھ پاس ہو۔ آمین۔

(ماخوذ از انعامات خداوند کریم)

(مرسلہ قریشی محمد عبداللہ صاحب بوہ)

صحیح جواب

تشحیذ کے گذشتہ پرچے میں "جواب دیجئے" کے عنوان سے فیض محمد خاں از لوٹپی کی طرف سے ایک دلچسپ سوال شائع ہوا تھا۔ اس کا جواب سہو کتابت سے درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ لیکن خیر اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض بچوں نے اس سوال کا جواب ارسال کیا ہے ان میں سے ملک رشید الدین الورچک ۱۱۹ کسووال ضلع منٹگمری۔ امتہ النصیر ملک چیچہ وطنی کا جواب صحیح ہے جو یہ ہے۔ تین اونٹ۔ پندرہ خچریں۔ دو گدھے

ص۱ پر کیا آپ بتا سکتے ہیں کے جوابات:۔ ۱۔ شکرہ۔ ۲۔ بارہ کوئے۔ ۳۔ چین، مصر۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آپ کی ذہانت کا امتحان

از محمد سلیم محمود ربوہ

۱۔ کسی ایسے پرندے کا نام بتایئے جو بچے دیتا ہو؟

۲۔ وہ کونسی جاندار چیز ہے جو کہ پانی اور خشکی دونوں میں زندہ رہ سکتی ہے؟

۳۔ کیا یہ ممکن ہے کہ عین دوپہر کے وقت جبکہ سورج خوب چمک رہا ہو۔ اندھیرا ہونا شروع ہو جائے؟

۴۔ اگر ایک بندر ایک لمبے بانس پر اس طرح چڑھنا شروع کرے کہ اگر وہ پہلے دن ۴ فٹ اونچا چڑھ جاتا ہے تو اس سے اگلے دن ۲ فٹ نیچے گر جاتا ہے تو بتایئے کہ اس طرح وہ ۹ دن کے بعد کتنے فٹ اونچا چڑھ جائے گا؟

۵۔ اردو کا وہ کونسا ہندسہ ہے جو حرف بھی ہو؟

۶۔ وہ کونسا ہندسہ ہے کہ اگر اسے کسی عدد سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب کے ہندسوں کا مجموعہ ہمیشہ ۹ یا ۹ کا حاصل ضرب ہو؟

۷۔ بتایئے گا کہ اگر کوئی چیل ہوا میں بہت اونچی اڑ رہی ہو تو کیا اس کا سایہ زمین پر پڑے گا یا نہیں؟

(جواب صفحہ ۱۹ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

راستہ بتائیں

(پیش کردہ:۔ ملک مسعود احمدؐ ربوہ)

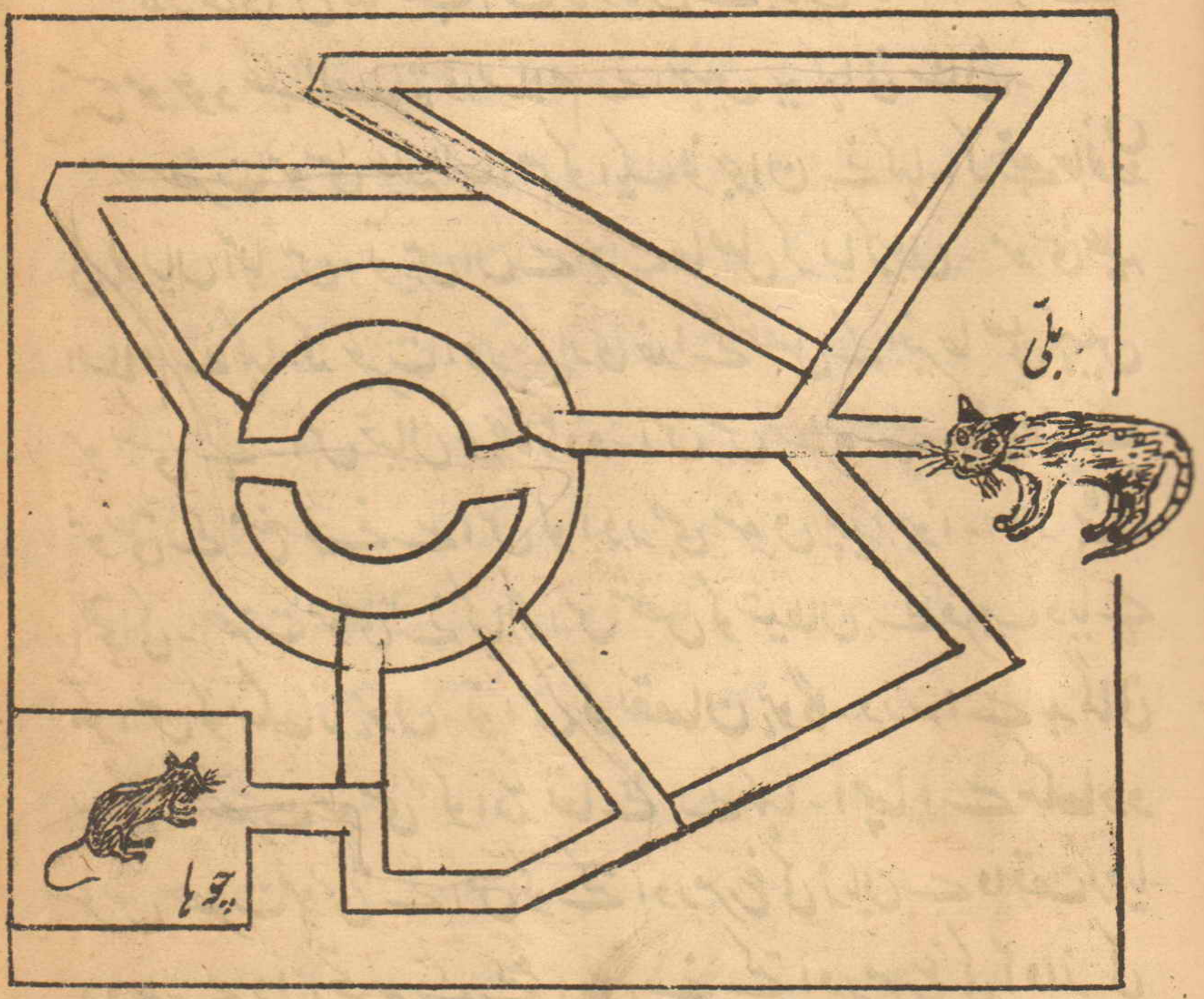

بلّی کو بہت بھوک لگی ہوئی ہے وہ چوہے کو کھانا چاہتی ہے مگر اُسے معلوم نہیں کہ چوہا کہاں ہے۔ کیا آپ بلّی کو راستہ بتا سکتے ہیں؟

آپ کی ذہانت کا امتحان ۱۸ھ کا جواب (۱) چمگادڑ (۲) مینڈک (۳) ہاں سورج گرہن کے ذریعہ سے (۴) ۲۰ فٹ (۵) ۱ (۶) ۹ (۷) نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ کہانی

ایک مرغ اور کتے کی گفتگو

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مرسلہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

لالہ ملاوامل صاحب آف قادیان نے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں یہ کہانی سنائی:۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک نوجوان نے کہا۔ کہ مجھے جانوروں کی بولیاں آجائیں۔ تو میں ان سے عبرت حاصل کر لیا کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ عبرت اور بیداری خدا کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ اس خیال کو چھوڑ دو۔ اس میں خطرہ ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ کے منع کرنے سے اس کو اور بھی شوق پیدا ہوا۔ اور بڑی التجا کی۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اس شخص کو شیطان نے فریب دیا ہے مگر اس کو سکھاتا ہوں۔ تو اس کو نقصان ہوگا۔ ورنہ اسے بدگمانی ہوگی۔ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالےٰ نے کہا۔ اچھا اسے سکھا دو غرض حضرت موسیٰؑ نے اس کو کتے اور مرغ کی زبان سے واقف کر دیا۔ دوسرے دن تجربہ کے لئے اس نے کتے اور مرغ کی آواز کی طرف توجہ کی۔ لونڈی نے دسترخوان جو جھاڑا تو رات کے بچے ہوئے ٹکڑے اس میں سے گرے۔ مرغ نے جھٹ وہ اُٹھا کر کھا لئے۔ کتے نے اس کو کہا۔ کہ تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ تو تو دانے وغیرہ کھا سکتا ہے۔ میں نہیں کھا سکتا ہوں۔ مرغ نے اس کو کہا کہ تو غم نہ کر۔ تجھ کو تو ان ٹکڑوں سے بہتر ملنے والا ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اس کا گھوڑا مر جائے گا۔ وہ گوشت سوائے کتوں کے اور کس کے کام آئے گا اس نوجوان نے جب اس مکالمہ کو سنا۔ تو جھٹ اس نے گھوڑا بیچ دیا۔ اور اس نقصان سے وہ بچ گیا۔ دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہوا۔ مرغ نے وہ ٹکڑے کھا لئے اور کتے سے پھر سوال جواب ہوا۔ تو مرغ نے کہا۔ کہ گھوڑا تو بیشک مر گیا ہے۔ مگر دوسری جگہ جا کر۔ کیونکہ اس نے بیچ دیا تھا۔ خیر کوئی فکر کی بات نہیں۔ اب کل اونٹ مر جائے گا۔ اور تمہاری عید ہو جائے گی۔ اس شخص نے اونٹ کو بھی بیچ دیا۔ تیسرے دن پھر دونوں میں مکالمہ ہوا۔ اور کتے نے اس کو الزام دیا۔ مگر مرغ نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ اونٹ بھی اس نے بیچ دیا ہے۔ اور وہ دوسری جگہ جا کر فوت ہو گیا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ اب کل اس کا غلام مر جائے گا۔ تو اس کی دفات پر کتوں اور عزیزوں کو نان ملیں گے اس شخص نے غلام کو بھی بیچ دیا۔ اب وہ مرغ اس کتے کے سامنے چوتھے دن بہت ہی شرمندہ ہوا۔ مرغ نے کہا۔ کہ یہ مت خیال کر کہ میں نے جھوٹ کہا۔ جو کچھ میں نے خبر دی تھی۔ وہ بالکل درست تھی۔ ہماری قوم تو بڑی راست باز ہے اور وقت کی نگران ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اگر ہم کو بند بھی کیا ہوا ہو۔ تب بھی ٹھیک وقت پر ہم اذان دیتے ہیں۔ خیر جو کچھ بھی ہو گیا۔ ہو گیا۔ اب کل یہ خود مرے گا۔ اور تمہاری خوب عید ہو گی۔ نوجوان یہ سن کر ڈرا اور بھاگتا ہوا حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا۔ اب تو اپنے آپ کو بیچ کر اگر بچ سکتا ہے تو تجربہ کر لے۔ اپنے نقصان مال کو تو تو نے دوسروں کے نقصان مال پر ڈالا۔ اور آپ بچتا گیا۔ مگر اب کیا چارہ ہے اب تو اس سے تو بچ سکتا نہیں۔ بہتر ہے کہ تو اپنے ایمان کو درست کر۔ اگر تو ایمان دار فوت ہوا۔ تو مرے گا نہیں۔ بلکہ زندہ ہی رہے گا۔ مومن دراصل مرتا نہیں زندہ رہتا ہے۔ غرض آخر وہ ایمان لایا۔ اور اس طرح سے روحانی موت سے بچ گیا۔

(حیاۃ النبی جلد اول ۲ صفحہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ عنہ)

مرغ سے مراد اللہ تعالےٰ کے نیک بندے ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے بلانے سے بولتے ہیں۔ اور وہ اسرار الٰہی سے واقف ہوتے ہیں عوام ان کی اصلیت اور حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اور جو باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پوری ہو جاتی ہیں۔ دنیا کے مال اور دولت پر آخرت کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کے حاصل کرنے کو اپنا اصل مقصد قرار نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ انہیں زندگی کے لئے بطور خادم سمجھنا چاہیئے۔ حقیقی زندگی صرف ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایمان ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر موت نہیں آتی۔ پس ایمان کو ہر صورت میں بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اُستاد کی نصیحت

شوکت علی آزاد

بچّوں سے یہ کہہ رہا تھا اُستاد
رکھنا یہ نصیحتیں مری یاد
جتنا پڑھو خوب یاد کر لو
مُنہ ہی سے نہ بولو دل میں بھر لو
آہستہ پڑھو نہ غل مچاؤ!
چھیڑو نہ کسی کا منہ چڑاؤ!
لکھنے میں نہ کرو ہاتھ کالے
کھانے میں نہ لو بڑے نوالے
توڑو نہ کتاب کے کنارے
کرنا نہ کبھی بُرے اشارے
مَیلے کپڑے کبھی نہ رکھو!
اچھے ہوں تو نہ اُن پہ اکڑو
تم اپنی جو چاہتے ہو عزت
ہر اک سے کیا کرو محبت
رکھو گے جو ان گُروں کو تم یاد
ہر ایک کا رہے گا تم سے دل شاد

(مرسلہ ملک رشید الدین انور۔ کسووال)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہمارے بزرگ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ارشاد البشیر

آپ کا نام عبداللہ لقب عتیق و صدیق اور کنیت ابوبکرؓ تھی جاہلیت کا نام عبدالکعبہ تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکھا۔

قریش کے ایک بااثر قبیلہ تیم بن مُرّہ کے معزز رکن تھے۔ تقریباً ۵۷۲ء میں بمقام مکہ مکرمہ پیدا ہوئے اس طرح گویا آپ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال اور چند ماہ چھوٹے تھے۔ بچپن مکہ ہی میں گذرا۔ جوان ہوئے تو کپڑے کی تجارت کرنے لگے۔

ابتداء ہی سے بڑے حلیم الطبع، سلیم الفطرت اور پاکباز تھے آپ کی متانت و سنجیدگی اور صدق و امانت ضرب المثل بن چکی تھی زمانۂ جاہلیت میں بھی شراب کے قریب تک نہیں گئے۔ اور بُت پرستی سے ہمیشہ متنفر رہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی دوست تھے۔ اور باہم نہایت گہرے اور دوستانہ مراسم تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے جب مقامِ نبوت پر فائز فرمایا۔ تو آپؓ بلا حیل و حجت ایمان لے آئے۔ اور صدیق لقب پایا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مردوں میں اسلام قبول کرنے کا شرف سب سے پہلے آپ کو حاصل ہوا۔ حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت زبیرؓ بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ، حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص جیسے ذی اثر صحابہ آپ ہی کی کوششوں اور مساعی سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے نتیجہ میں غریب مسلمانوں پر جب عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا۔ اور اس کا سب سے زیادہ اثر غلام مسلمانوں پر پڑا۔ تو حضرت ابو بکرؓ اپنی جیب سے ان کی قیمت ادا کر کے انہیں آزاد کروانے لگے۔ اسلام کے لئے آپ نے جو بے نظیر مالی قربانیاں کی ہیں۔ وہ واقعی حیرتناک اور عظیم ہیں۔ کئی مواقع پر گھر کا سارا سامان دین کی راہ میں نثار کر دیا۔ اور آنحضرت صلعم کے دریافت فرمانے پر کہ "ابو بکر! کچھ گھر کے لئے بھی چھوڑا؟" آبدیدہ ہو کر فرماتے ——— "میرے آقا! میرے گھر کے لئے خدا اور اس کا رسول کافی ہیں"

آنحضرت صلعم کی زندگی ہی میں بقول ابن خلدون بعض لوگ حضرت ابو بکرؓ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر کہا کرتے تھے۔ خدائی فرمان کے تحت مکہ سے ہجرت کا وقت آیا تو رات کے اندھیرے میں اونٹوں پر سوار دو انسان مکہ سے باہر نکلے۔ ان میں سے ایک ہمارے آقا سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور دوسرے رسول کریم کے خاص دوست حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ——— غارِ ثور میں داخلے کا وقت آیا۔ تو آنحضرت صلعم

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کے یہ عاشقِ صادق پہلے اندر داخل ہوئے۔ تاکہ یہ دیکھ لیں۔ کہ کوئی ضرر رساں چیز تو اندر نہیں۔ آپؓ نے غار کی صفائی کی۔ اور آنحضرت صلعم کو اندر بلایا۔ آنحضرت صلعم نے اپنا مقدس سر صدیقؓ کی گود میں رکھ کر آرام فرمایا۔ خدا تعالےٰ، رسول کریم اور خدا کے کلام سے عشق کا یہ عالم تھا۔ کہ درد انگیز لے میں قرآن پڑھتے تو آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرتے رہے اور ہچکی بندھ جاتی۔

آپؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر بھی تھے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپؓ ہی کی صاحبزادی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں امامت کے فرائض آپؓ ہی ادا فرماتے تھے۔ اور پھر آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے آپ کو خلافت کی ذمہ داری سونپ دی۔ اس طرح آپ اسلام کے سب سے پہلے خلیفہ ہوئے۔

گو آپ کا عہد خلافت نہایت مختصر تھا۔ یعنی کل سوا دو سال۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں آپ نے جس تدبر معاملہ فہمی، فراست، دانائی اور سیاست دانی کا ثبوت دیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

سردیوں کی ایک ٹھٹھرتی ہوئی صبح تھی۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے غسل فرمایا۔ تو آپ کو بخار ہو گیا۔ پندرہ دن آپ بیمار رہے۔ بالآخر ۶۳ برس کی عمر میں ۲۱۔ جمادی الاخری ۱۳ھ کو پیر کے روز مغرب کی نماز کے بعد آپ کی مقدس روح جسدِ فانی کو چھوڑ کر عالمِ قدس میں پہنچ گئی۔ رات کے وقت آپ کو اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ رسولِ خدا کے اس محبِ صادق

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نے زندگی گذاری تو اپنے محبوب کے قرب میں۔ اور ہر دائمی استراحت کے لیے جگہ پائی۔ تو اپنے آقا کے پہلو میں ؎

یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ "میں نے ہر شخص کے احسانات کا بدلہ دنیا میں ادا کر دیا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ کے احسانات مجھ پر باقی ہیں۔ ان کا بدلہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ دے گا۔

"انعامی سوال" کے مقابلے میں اوّل دوم اور سوم آنیوالے بچے

اوّل :۔ معین الدین احمدؐ۔ ایمن آباد۔

دوم :۔ نسیم الرحمٰن۔ نیا محلہ راولپنڈی۔

سوم :۔ بشریٰ شاہین۔ ملتان۔

ان بچوں کے انعامات انشاء اللہ بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے جائیں گے۔ ان بچوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مکمل پتے جلد از جلد ہمیں بھجوائیں۔

خاکسار :۔ شبیر احمدؐ مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ۔

"ایک سوال" کا جواب :۔ اس نے دو سیب توڑے تھے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چھوٹے بچوں کے لئے کہانیاں

بشریٰ خانم ربوہ

کسی جوہڑ میں دو مینڈک رہتے تھے۔ ایک سال اتنی گرمی پڑی کہ تمام جوہڑ خشک ہوگیا۔ دونوں مینڈک موسم کی سختی سے بچنے کے لئے کسی اور ٹھکانے کی تلاش میں نکلے۔ آخر انہیں ایک کنواں نظر پڑا ایک نے کہا چلو کود چلیں۔ دوسرے نے منع کیا اور کہا کہ پہلے اچھی طرح سوچ لو۔ پہلا بغیر کچھ سُنے کنوئیں میں کود گیا اور دوسرا منڈیر کو چھوڑ کھیتوں کی طرف چل دیا۔ گرمی کی شدت بڑھی تو کنواں بھی سوکھ گیا اور ساتھ ہی وہ کیڑے مکوڑے بھی مر گئے۔ جو مینڈک کی غذا کا کام دیتے تھے۔ مینڈک نہ باہر ہی نکل سکتا تھا۔ نہ اندر جینے کی صورت تھی آخر بیچارہ گرمی اور بھوک کی سختی سے چل بسا۔

اس کا ساتھی کھیتوں میں گھوم گھوم کر کیڑے مکوڑے کھا لیتا اور دوپہر کسی جھاڑی کے سائے میں کاٹتا۔ آخر برسات آئی جوہڑ پھر بھر گیا اور وہ اچھلتا کودتا وہاں لوٹ آیا۔

پہلے سوچو پھر کوئی کام کرو۔

اتفاق میں برکت :۔ چار بیلوں میں بڑی پکی دوستی تھی۔ وہ ہر کام مل کر کرتے اور پل بھر کے لئے بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے۔ جب ایک بھیڑیا انہیں دیکھتا تو منہ میں پانی بھر کر رہ جاتا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چاروں پر ایک ساتھ حملہ کرنے کی اُسے ہمت نہ پڑتی۔ آخر اس نے باری باری ہر ایک کے ایک دوسرے کے خلاف کان بھرے۔ وہ ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے اور علیحدہ رہ کر اکیلے اکیلے چرنے لگے۔ ایک بیل دریا کے کنارے ہوتا تو دوسرا پہاڑی کے دامن میں۔ تیسرا باغ کے پہلو میں جگالی کر رہا ہوتا تو چوتھا پانچ کوس پرے درخت کے سائے میں دُم سے مکھیاں جھلنے میں مصروف ہوتا۔ اسی نااتفاقی سے بھیڑیئے نے فائدہ اٹھایا اور چاروں کو باری باری مار کر ہضم کر گیا۔

بادشاہ، وزیر اور کسان:۔

ایک وزیر نے شکار کھیلتے ہوئے غصے میں آکر کسی کسان کو پیٹ ڈالا۔ ملک کا بادشاہ بڑا رحم دل اور رعایا کا ہمدرد تھا۔ اُسے اپنے وزیر کی اس حرکت کا علم ہوا تو اُس نے وزیر کو سبق دینے کی ٹھانی۔ اس نے وزیر کی دعوت کی اور اس میں سوائے روٹی کے تمام پُرلطف کھانے پکوائے۔ وزیر کو بڑی حیرت ہوئی کہ اصل چیز تو موجود نہیں خیر وہ خاموش رہا۔ لیکن روٹی کے بغیر اُسے کھانے کا کچھ مزا نہ آیا۔ دعوت کے بعد بادشاہ نے وزیر سے پوچھا۔ "کیوں بھئی ہمارے باورچی کے پکائے ہوئے کھانے تمہیں پسند آئے؟" وزیر نے جواب دیا۔ "جہاں پناہ! باوجودیکہ آج تمام کھانے بے مثال تھے لیکن پھر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روٹی کے بغیر میری بھوک ختم نہیں ہوئی۔" بادشاہ نے کہا "کیا تمہاری عقل میں کسان کو پیٹتے ہوئے یہ بات نہیں آئی تھی کہ یہ روٹی جس کے بغیر تمہیں کوئی کھانا لذیذ نہیں لگتا کہاں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سے آتی ہے - وہی کسان اپنا خون پسینہ ایک کر کے ہمیں روٹی مہیا کرتا ہے - آئندہ تم نے کسی کسان کو بے جا کچھ کہا تو یاد رکھو چوراہے میں الٹا لٹکا کر کوڑے لگواؤنگا -

---

ہماری زمین ——— شاھین ٹنڈو آدم

ہماری زمین بھی دوسرے سیاروں کی طرح کائنات میں گردش کرتا ہوا ایک سیارہ ہے - اس کی شکل ایک نارنگی کی طرح ہے جس کے دونوں سرے پچکے ہوئے ہوں - یہ کائنات میں بغیر کسی سہارے کے جھول رہی ہے - چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ اپنے محور کے گرد اور ایک سال میں ایک دفعہ سورج کے گرد گھوم جاتی ہے - خطِ استوا کے قریب اس کا محیط ۲۴،۸۶۰ اور قطر ۷،۹۲۶ میل ہے -

زمین کی عمر ۱۵،۰۰۰،۰۰۰ اور ۳۰،۰۰۰،۰۰۰ سال کے درمیان سمجھی جاتی ہے - زمین کے اندر کا حصہ ابھی تک گرم ہے - اور باہر کا حصہ ۵۰ میل موٹا سخت خول ہے - یہ خول مختلف جمادات سے بنا ہوا ہے جن سے ہمارے سینکڑوں کام چلتے ہیں - ہماری نہ بیاشن، برتنوں، کارخانوں، ریلوں، گاڑیوں وغیرہ کے لیے دھاتیں اس خول سے ملتی ہیں پھر ہزاروں وہ نمکیات جو ہماری دوائیوں میں کام آتے ہیں اسی خول سے حاصل ہوتے ہیں -

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مسکراہٹیں

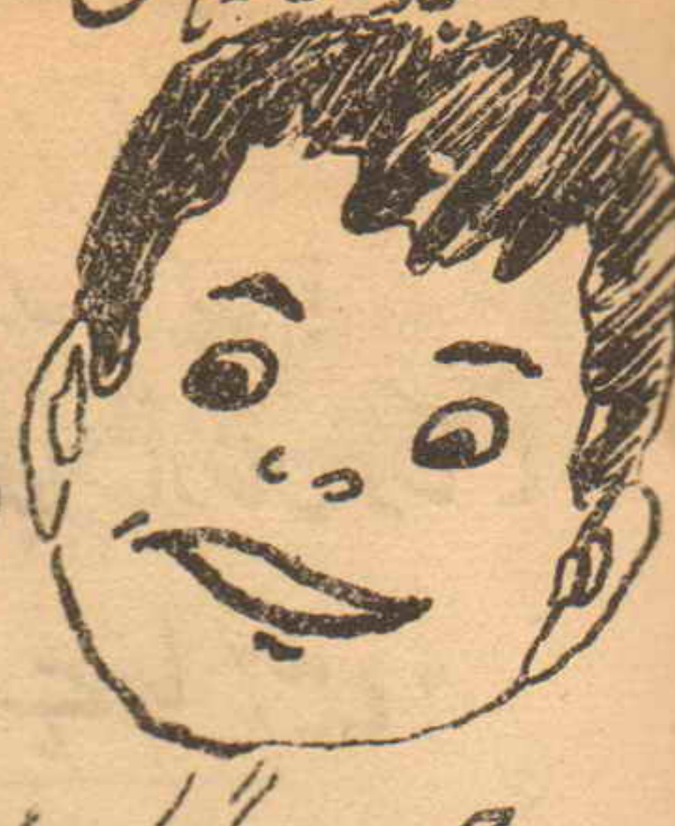

جج :- اگر کوئی شور کرے گا۔ تو اُسے عدالت سے باہر نکال دیا جائیگا
ملزم :- تو پھر میں شور کرتا ہوں !

ایک گاہک (نائی سے) کیوں بھئی تمہنے کبھی گدھے کی حجامت کی ہے؟
نائی :- نہیں صاحب یہ پہلا موقع ہے!

(امتہ الوحید لطیف ربوہ)

مجسٹریٹ (ملزم سے) تمہیں عمر قید کی سزا دی جاتی ہے۔
ملزم :- (گڑگڑاتے ہوئے) حضور مجھ پہ رحم کیا جائے۔
مجسٹریٹ :- زیادہ بک بک نہ کرو ورنہ دو چار سال اور بڑھا دوں گا!

ہیڈ ماسٹر :- (داؤد سے) تم بغیر اجازت اندر کیوں چلے آئے؟
داؤد :- جناب میں اجازت لینے ہی تو آیا ہوں!

(عبدالحلیم طاہر ربوہ)

اُستاد :- (غصے سے) میں نے تم سے بڑا گدھا نہیں دیکھا۔
لڑکا (معصومیت سے) لیکن جناب رامو دھوبی کا گدھا تو مجھ سے بڑا ہے!

(نصیر احمد شاہد راولپنڈی)

(ایک لڑکے نے اپنے دوست کو خط لکھا۔ خط کا آخری فقرہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

یہ تھا کہ اگر آپ کو یہ خط نہ ملے تو مجھے اطلاع ضرور دیں!

(عبدالستار خاں خوشاب)

باپ :- بیٹا سلیم، کمرہ میں جاکر دیکھنا کلاک چل رہا ہے یا نہیں؟

سلیم :- ابّا جان! کلاک چل تو نہیں رہا کھڑا دُم ہلا رہا ہے۔

(منیر احمد قمر سرگودہا)

ایک سردار جی رات کے وقت موٹر سائیکل پر فراٹے بھرتے ہوئے جا رہے تھے۔ آگے سے ایک موٹر آئی تو موٹر سے جا ٹکرائے ہسپتال لے جایا گیا۔ جب ہوش میں آئے تو ڈاکٹر نے پوچھا "کیوں سردار صاحب یہ کیا ہوا تھا؟" سردار جی نے جواب دیا۔ "ڈاکٹر صاحب! میں نے سمجھا تھا آگے سے دو موٹر سائیکلیں آ رہی ہیں۔ میں آرام سے بیچ میں سے گزر جاؤں گا!"

(ظفر مقصود)

اخبار میں خبر تھی کہ :-

"جرمنی کا ایک جہاز جس میں افیون لدی ہوئی تھی سمندر میں غرق ہو گیا"

خبر سن کر ایک افیونی کو بڑا صدمہ ہوا۔ اس لئے نہیں کہ جہاز کیوں غرق ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ خود اس جہاز میں کیوں سوار نہ تھا۔ کسی نے اس افیونی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "میاں! تم بھی اس میں سوار ہوتے۔ تو ڈوب مرتے اور سیدھے جہنم میں جاتے"۔ فرمانے لگے "صاحب! جہاں بھی جاتے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ افیون تو ساتھ ہوتی!"

(عبدالباسط نعیم ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

"تشحیذ" آیا ہے

(زین العابدین انور قادیان)

بچو! "تشحیذ" آیا ہے
یہ بھیّا نے منگوایا ہے

دیکھ رہے تھے جس کی راہ
آخر آج وہ آیا ہے
کِھل گئیں باچھیں ہم سب کی
گیت خوشی کا گایا ہے

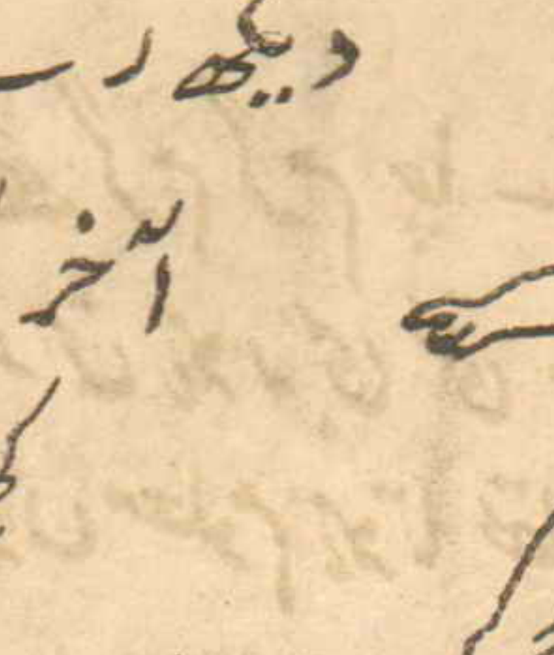

قصے، نظمیں اور لطیفے
ہم کو خوب سناتا ہے
سیدھے سادے لفظوں میں
اچھے سبق سکھاتا ہے
کام بتا کر نیکی کے
سب کو نیک بناتا ہے
بچے بالے سب خوش ہیں
بوڑھوں کو بھی بھاتا ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

شعلوں میں جہیز

(سیدہ راشدہ پروین ربوہ)

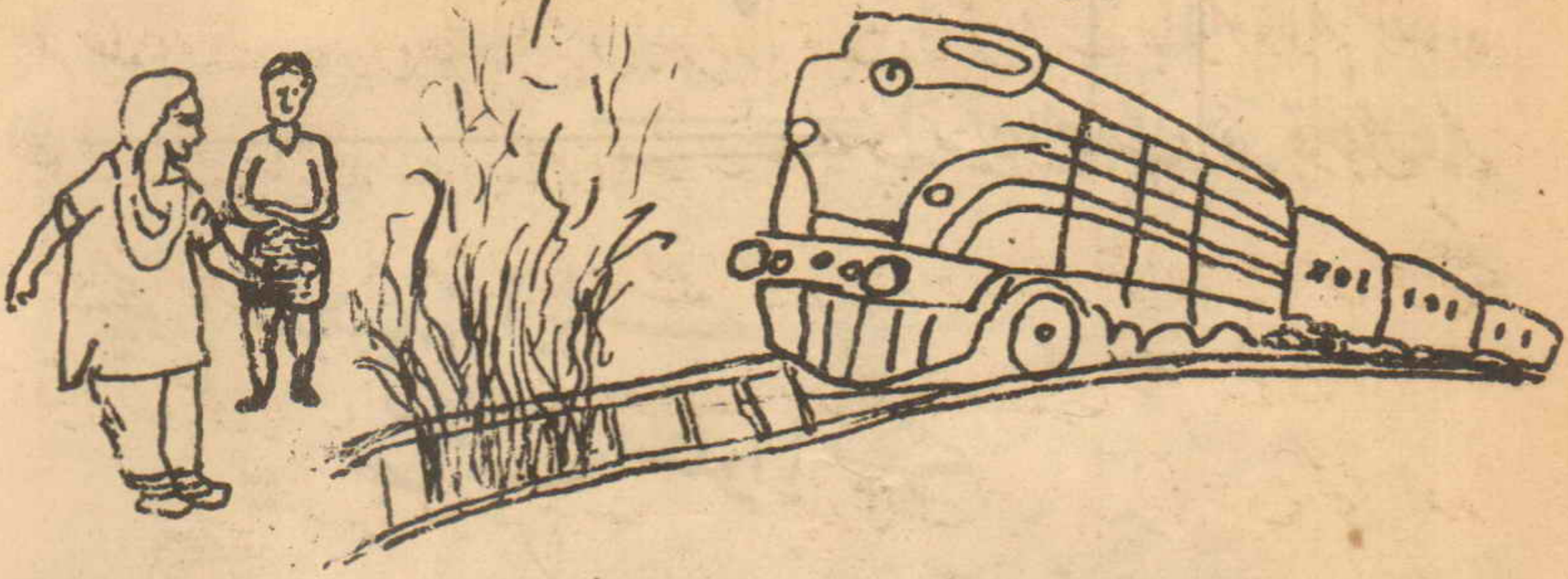

دونوں ماں بیٹی چولہے کے گرد بیٹھے گرم گرم چائے پی رہے تھے متواتر دس گھنٹے سے موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ ندی اور بادل پورے غصّے سے چنگھاڑ رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے دنیا بھر کے پہاڑ آسمان سے زمین پہ گرائے جا رہے ہوں۔ اور باہر منصورہ جانگیا پہنے درانتی سے سرکنڈے کاٹ کاٹ کر جھونپڑی کی چھت پر ڈالنے میں مصروف تھا۔

اس کٹیا کے اندر دو چارپائیاں اور بستر، ایک بکس اور کچھ برتن ان غریبوں کی پونجی تھے۔ بکس میں کپڑوں کے چند جوڑے تہہ کئے رکھے تھے۔ جنہیں بیوہ نے کئی سال تک اپنا اور اپنے یتیم بچّوں کا پیٹ کاٹنے کے بعد اپنی منصورہ کے بیاہ کے لئے بنوایا تھا۔ وہ بڑی خوش تھی۔ کیونکہ بڑے انتظار کے بعد اس کی مراد بر آئی تھی۔ اور وہ دن بس آیا ہی چاہتا تھا۔ جب دُلہا والوں نے ایک رتھ میں اس کی رانی کو جہیز کے بکس سمیت لے جانا تھا۔ بارش تھم گئی بادل خاموشی سے جنوب کی طرف جانے لگے۔ ندی اُبلی پڑتی ہے۔ یکدم شور مچاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے ہاتھوں سے چائے کی پیالیاں گر جاتی ہیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

منصور بھاگا بھاگا جھونپڑی میں آتا ہے۔ "اماں جان ریل کا پل ندی میں گر گیا ہے اور گاڑی کے آنے کا وقت بھی ہو گیا ہے"۔

بڑھیا کچھ سوچنے لگتی ہے اور پھر یکدم اپنے بچوں سے مخاطب ہو کر "منصور بیٹا تم جلدی سے دونوں چارپائیاں بستروں سمیت لائن پر لے جاؤ اور تم منصورہ چولہے کے سامنے سے ایندھن اٹھا لے چلو"۔ چند منٹ کے بعد لائن پر آگ کے شعلے آسمان کی طرف لپک رہے تھے۔ جب چارپائیاں، بستر اور ایندھن جل چکے تو آگ ہلکی ہو گئی اور ساتھ ہی دور سے گاڑی کا دھواں بھی نظر آنے لگا۔

بڑھیا منصور کا ہاتھ پکڑے۔ پھر جلدی سے جھونپڑی کی طرف گئی اور چند لمحوں میں وہ جہیز کا بکس اٹھائے لائن پہ پہنچ گئے۔ اب چوڑے ایک ایک کر کے آگ کی نظر ہو رہے تھے۔ اور شعلے پھر سے اوپر کو اٹھنے لگے۔

گاڑی نے چند فرلانگ کے فاصلے سے دو تین وسل دیئے اور آگ کے پاس آ کر رک گئی۔ چند پولیس کے آفسر رائفلیں اٹھائے گارڈ کے ہمراہ اس خیال سے نیچے اترے کہ شاید ڈاکوؤں نے گاڑی لوٹنے کی نیت سے یہ حرکت کی ہے۔ گاڑی مسافروں سے لدی پڑی تھی۔ اور ان سب نے ڈر کے مارے دروازے کھڑکیاں اندر سے بند کر لئے تھے۔ یہ تینوں گاڑی کے سامنے سہمے ہوئے مستقبل کی فکر میں غرق تھے۔ انہوں نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ جب یہ خبر مسافروں تک پہنچی تو وہ خوشی سے دیوانوں کی طرح کودنے لگے۔ عورتیں آگے بڑھ بڑھ کر ماں بیٹیوں کو گلے لگا رہی تھیں۔ ان پر ہر طرف سے روپوں پیسوں کی بارش ہونے لگی۔

حکومت نے شہر میں انہیں بڑا عالیشان مکان بنوا دیا۔ جس میں کئی بکس منصورہ کے بیاہ کے جوڑوں اور زیوروں سے بھرے پڑے ہیں۔ روز صبح ایک انگریزی سکول کی بس منصور کو لینے آتی ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دلچسپ و عجیب

عبدالحلیم طاہر

★ جرمنی کے ایک ہوٹل میں کھانا منگوانے کا طریق یہ ہے کہ گاہک کے سامنے پردۂ قلم پر ہوٹل میں موجود کھانوں کی قلم چلتی رہتی ہے۔ جونہی اس چیز کی تصویر سامنے آتی ہے جو گاہک کو پسند ہو۔ گاہک ایک برقی بٹن دباتا ہے یہ آرڈر فوراً باورچی خانے میں پہنچ جاتا ہے۔ جہاں سے مطلوبہ کھانا نہایت جلد گاہک کے سامنے پہنچ جاتا ہے !!

★ روس میں ایک پندرہ سالہ لڑکا رہتا ہے۔ اس کا وزن پونے پانچ من ہے اور وہ دو من سے زیادہ وزن اٹھا سکتا ہے۔ جب وہ پیدا ہوا تھا۔ تو اس کا وزن ساڑھے تین سیر سے کچھ کم تھا۔ جب وہ چار ماہ کا ہوا۔ تو اچانک اس کی بھوک بڑھنے لگی اور وہ ہر روز پھولنے لگا۔ اس کے لئے جو قمیص بنائی جاتی تھی۔ وہ ایک مہینے میں چھوٹی ہو جاتی تھی۔ آج تک وہ کبھی بیمار نہیں ہوا۔ اسے نیند بہت آتی ہے وہ بڑوں سے زیادہ کھانا کھاتا ہے اس کا ذہن بہت اچھا ہے۔ وہ خوب ہنستا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ہنساتا ہے۔ یوں بھی اُسے دیکھ کر ہنسی ضرور آجاتی ہے۔ !!

★ شمالی روڈیشیا کا ایک شکاری ایک عجیب طریقے سے شیر کا شکار کھیلتا ہے۔ وہ جنگل میں کسی جگہ چھپ کر شیر کی طرح یوں چنگھاڑنے لگتا ہے۔ کہ گویا وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہے کوئی اصلی شیر یہ آواز سنتا ہے تو وہ فوراً بھاگتا ہوا مدد کیلئے آواز کے قریب آتا ہے۔ جہاں شکاری پہلے ہی اس کی گھات میں ہوتا ہے !!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

یہ بھی آسان ہی ہیں

گذشتہ پرچہ کی پہیلیوں کی طرح یہ پہیلیاں بھی بہت آسان ہیں۔ انہیں بھی بوجھئے۔

(سلمان مسعود)

(۱)

ایک مؤذن دیکھا ایسا — سر پہ جسکے لال ہے تاج
لال ہے چہرا لال ہے داڑھی — کرتا ہے گھر بھر پہ راج
بیویاں دیکھو، سات یا آٹھ — پھرتا ہے خالی کام نہ کاج

(۲)

رہے نجس ناپاک لیکن باوفا
کھیل جانا جان پہ اس کی ادا
خوف کھانا اس کی فطرت میں نہیں
چور کو ہے دیکھ کر للکارتا
سارا گھر ہے نیند کے لیتا مزے
وہ بے چارہ رات بھر ہے جاگتا

(۳)

انجیر ہے وہ شکل میں رنگت میں لیکن زرد ہے
میٹھا بھی ہے اور ترش بھی لذت میں اپنی فرد ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جواب پہیلیاں

پچھلے پرچہ میں جو پہیلیاں پوچھی گئی تھیں۔ ان کے جواب ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اب آپ اپنے جوابوں سے ملا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے کہاں کہاں غوطہ کھایا۔

۱۔ پہلی پہیلی کا جواب (کیلا)

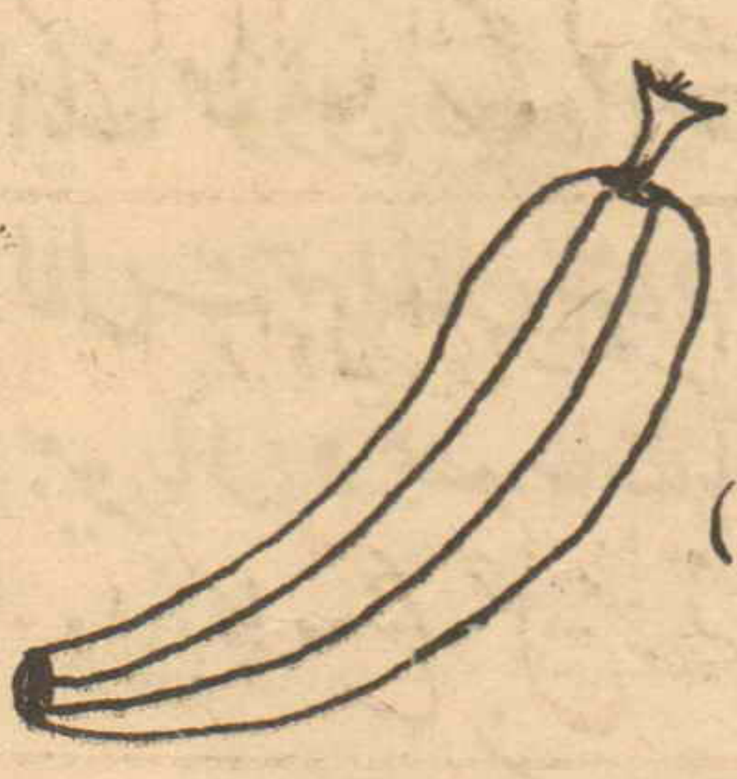

۲۔ دوسری پہیلی کا جواب (بجلی کا پنکھا)

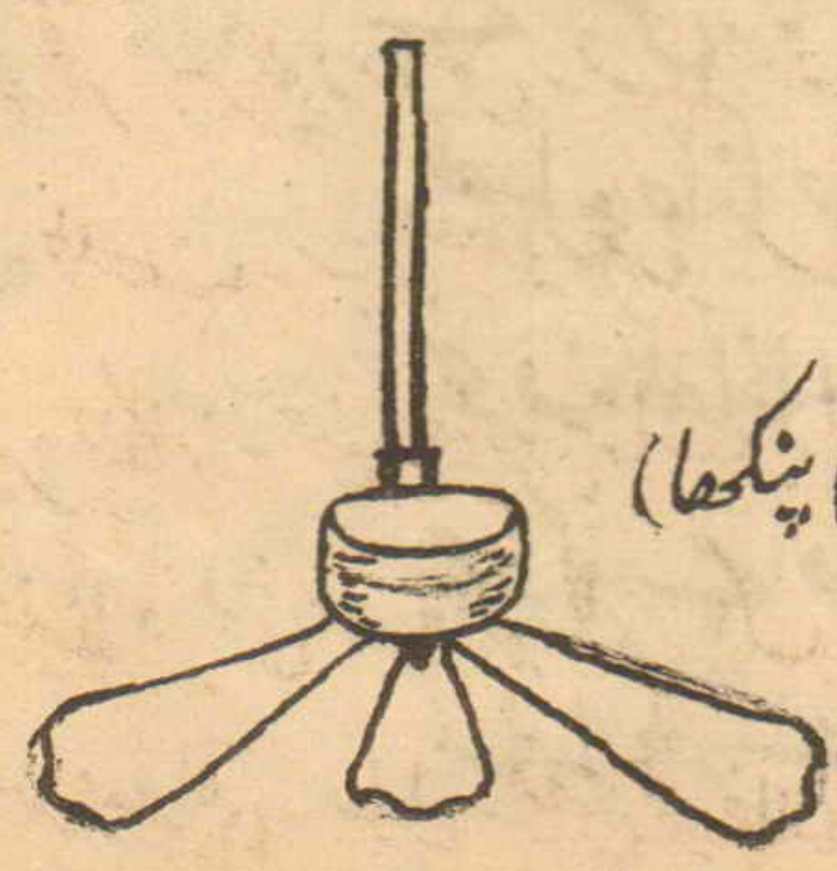

۳۔ تیسری پہیلی کا جواب

(ناگ پوری سنگترا)

جسے بنارسی بھی کہتے ہیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

خوب دماغ لڑایا

آپ میں سے بعض بچوں نے تو خوب دماغ لڑایا اور گذشتہ پرچہ کی تینوں پہیلیاں بوجھ دکھائیں۔ ان کے اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے نام (جنہوں نے دو اور اگر دو نہیں تو ایک پہیلی ہی صحیح بوجھ لی) ذیل میں پڑھئے اور ہماری طرح ان کی ذہانت کی داد دیجئے:۔

تینوں پہیلیاں صحیح بوجھنے والے

زکیہ پروین قمر سرگودہا۔
قمر اقبال ڈگری۔

خالدہ محمود خاں راولپنڈی۔ امتہ الشکور کشور۔ قانتہ شاہدہ اور رفیق سلا[illegible]

دو پہیلیوں کا صحیح حل بتانے والے

رضیہ بیگم قادیان۔ مسرت ا[illegible]پی
مبشر احمد سنوری اور افضال احمد ڈگری

محمد احمد قمر میرپور خاص۔ سید منصور وقار کراچی لاہور۔ انوار احمد پشاور
مودودہ طلعت۔ سید منصور محمود۔ سید اقبال محمود اور سیدہ در[illegible] راولپنڈی
نعیمہ منیرہ تنکانہ۔ منیر احمد ماہتاب۔ نصیر احمد تبسم اور بشریٰ شا[illegible]شہر۔
امتہ الحفیظ قریشی سیالکوٹ۔ ملک رشید الدین انور چیچہ وطنی۔ [illegible] قمر سرگودہا
ناصر احمد صدیقی میانی۔ فیض محمد خان آف ٹوپی۔ محمد سلیم محمود [illegible] مسعود احمد،
سیدہ راشدہ پروین اور نصرت تنویر ربوہ۔ طاہر عبداللہ [illegible] آباد۔

ایک پہیلی کا جواب صحیح

عبداللطیف تنویر اسحاق نگر
امتہ المجیب ملک اوکاڑہ۔

امتہ النصیر ملک چیچہ وطنی۔ محمد طفیل قمر اسماعیل آباد۔ محمد کریم قمر ربوہ۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بزم تشحیذ کے نئے ممبر

نمبر ۳۱:- نام ملک مسعود احمدؐ - عمر پندرہ سال - تعلیم نہم الف - مشغلے ٹکٹیں جمع کرنا - پڑھنا اور کھیلنا -
پتہ:- ملک مسعود احمدؐ معرفت محمدؐ اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مکان نمبر ۹ محلہ دارالرحمت مشرقی ربوہ

نمبر ۳۲:- نام انوار احمدؐ سراج - عمر تقریباً تیرہ سال - جماعت نہم - دلچسپ مشاغل:- رسالے پڑھنا - دینی کتب پڑھنا - پتہ:- معرفت شمس الدین صاحب ہیڈ کلرک مہمند ایجنسی - پشاور چھاؤنی -

نمبر ۳ :- نام ملک رشید الدین انورؔ - تعلیم نہم - دلچسپ مشاغل ہری پیکٹ - عالیہ احمدیہ کے تمام ملکی و غیر ملکی اخبارات و رسائل جمع کرنا - جمع کرنا - تصاویر اکٹھی کرنا -
پتہ:- رشید الدین انورؔ چک ۱۱۹ / 7-D-R براستہ کسووال ضلع منٹگمری

نمبر ۳۴:- بشریٰ شاہین - عمر تیرہ سال - تعلیم مڈل پاس - مشاغل ٹوٹو جمع کرنا - اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنا - کہانیاں پڑھنا اور لکھنا - پتہ:- معرفت چوہدری عبداللطیف صاحب مکان ۶۴۰ محلہ کاٹھ گپ لوان شہر ملتان -

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سرورق کے متعلق مشورہ طلبی

تشحیذ آپ کا اپنا رسالہ ہے اس کی ترقی اور توسیع اشاعت آپ کا فرض ہے اس سلسلہ میں ہم آپ کی آراء اور مشوروں کے منتظر ہیں۔

ہمارا ارادہ ہے کہ تشحیذ کے سرورق کو زیادہ دیدہ زیب اور خوبصورت بنایا جائے اس کے لئے آپ کوئی خوبصورت سا نمونہ بنا کر بھجوادیں تو ہم آخری فیصلہ کرتے وقت اسے بھی مدنظر رکھیں گے۔ ایسے نمونے زیادہ سے زیادہ ۲۵ مئی تک پہنچ جانے چاہئیں۔

ایسے تمام نمونہ بھجوانے والے دوستوں کے نام شکریہ کے ساتھ اگلے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔

کیا آپ تشحیذ الاذہان کو اپنا رسالہ سمجھتے ہیں؟ اگر آپ اسے اپنا رسالہ سمجھتے ہیں تو آپ نے اب تک اس کی بہتری اور توسیع اشاعت کے لئے کیا کوشش کی ہے؟

(منیجر)

آج ہی اپنے دوستوں کو تشحیذ کا سلسلہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷۰ یکم و ۱۵ مئی ۱۹۵۸ء تشحیذ الاذہان

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تشحیذ کے دس خریدار مہیّا کرنے والے بچّوں کے لئے

تشحیذ کی ترقی کے لئے ہر بچّہ کو کوشاں رہنا چاہیئے۔ خاص طور پر بزمِ تشحیذ کے ممبروں کو اس امر کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ ان کا رسالہ ہر رنگ میں بہترین ہو۔

ہمارے ذہن میں اس کی بہتری کی بہت سی تجویزیں ہیں۔ لیکن ان پر عمل اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ رسالہ کی خریداری بہت وسیع ہو۔ اس سلسلہ میں ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

تشحیذ کا جو خریدار اس ماہ میں پانچ نئے خریدار بنائیگا نام آئندہ شمارہ میں شکریہ کے ساتھ شائع کیا جائیگا

نمبر دس خریدار بنائیگا اس کا نام شائع کرنے کے علاوہ فوٹو جمعہ اجتماع کے موقع پر اسے خاص انعام دیا جائیگا

ماہ کے لئے مفت رسالہ بھی جاری کر دیا جائے گا۔ (مینیجر)